سوال

میرے ایک دوست نے اپنی بیوی کو تیسری طلاق دے دی ہے تو کیا میرے لیے جائز ہے کہ اس کی بیوی سے شادی کر کے اسے طلاق دے دوں تاکہ وہ اپنے پہلے خاوند کے لیے حلال ہو جائے ؟

جواب

الحمد للہ

جب کوئی شخص اپنی بیوی کو تیسری طلاق بھی دے دے تو وہ اس کے لیے حرام ہو جاتی ہے اور اس وقت حلال نہیں ہوگی جب تک وہ کسی اور خاوند سے نکاح نہ کر لے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

اور اگر وہ اسے (تیسری) طلاق دے دے تو اب اس کے لیے حلال نہیں جب تک کہ وہ عورت اس کے علاوہ کسی دوسرے سے نکاح نہ کر لے البقرۃ (230).

اور اس نکاح میں جو اسے اپنے پہلے خاوند کے لیے حلال کرے گا شرط یہ ہے کہ وہ نکاح صحیح ہو، چنانچہ مؤقت یعنی وقتی اور کچھ مدت کے لیے نکاح (جسے نکاح متعہ بھی کہا جاتا ہے) یا پھر پہلے خاوند کے لیے بیوی کو حلال کرنے کے لیے نکاح کر کے پھر طلاق دے دینا (یعنی نکاح حلالہ) یہ دونوں حرام اور باطل ہیں، عام اہل علم کا یہی قول ہے، اور اس سے عورت اپنے پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہوگی

دیکھیں : المغنی (10/49-50).

نکاح حلالہ کی حرمت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث سے ثابت ہے

ابوداود میں حدیث مروی ہے کہ :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللہ تعالی حلالہ کرنے اور حلالہ کروانے والے پر لعنت کرے"

سنن ابوداود حدیث نمبر (2076) اس حدیث کو علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابوداود میں صحیح قرار دیا ہے

المحلل : وہ شخص ہے جو حلالہ کرتا ہے تاکہ بیوی اپنے خاوند کے لیے حلال ہو جائے

المحلل لہ : اس کا پہلا خاوند

اور سنن ابن ماجہ میں عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"کیا میں تمہیں کرائے یا عاریتاً لیے گئے سانڈھ کے متعلق نہ بتاؤں ؟

صحابہ کرام نے عرض کیا : کیوں نہیں اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ضرور بتائیں

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"وہ حلالہ کرنے والا ہے، اللہ تعالی حلالہ کرنے اور حلالہ کروانے والے پر لعنت کرے"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1936) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابن ماجہ میں اسے حسن قرار دیا ہے

اور عبدالرزاق نے مصنف عبدالرزاق میں عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا :

"اللہ کی قسم میرے پاس جو حلالہ کرنے اور حلالہ کروانے والا لایا گیا میں اسے رجم کردونگا"

مصنف عبدالرزاق (6/265).

یہ سب برابر ہے اور کوئی فرق نہیں کہ عقد نکاح کے وقت اس مقصد کی صراحت کی گئی ہو اور اس پر شرط رکھی گئی ہو کہ جب اس نے اسے اس کے پہلے خاوند کے لیے حلال کر دیا تو وہ اسے طلاق دے گا، یا اس کی شرط نہ رکھی ہو، بلکہ انہوں نے اپنے دل میں ہی یہ نیت کر رکھی ہو، یہ سب برابر ہے

امام حاکم رحمہ اللہ نے نافع سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے عرض کیا :

ایک عورت سے نکاح اس لیے کیا کہ اسے پہلے خاوند کے لیے حلال کروں نہ تو اس نے مجھے حکم دیا اور نہ وہ جانتا ہے، تو ابن عمر کہنے لگے :

نہیں، نکاح تو رغبت کے ساتھ ہے، اگر وہ تجھے اچھی لگے اور پسند ہو تو اسے رکھو، اور اگر اسے ناپسند کرو تو اس کو چھوڑ دو

وہ بیان کرتے ہیں : ہم تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اسے زنا شمار کرتے تھے

اور ان کا کہنا تھا : وہ زانی ہی رہیں گے چاہے بیس برس تک اکٹھے رہیں

اور امام احمد رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ :

ایک شخص نے کسی عورت سے شادی کی اور اس کے دل میں تھا کہ وہ اس عورت کو اپنے پہلے خاوند کے لیے حلال کریگا، اور اس کا عورت کو علم نہ تھا ؟

تو امام احمد رحمہ اللہ نے جواب دیا :

یہ حلالہ کرنے والا ہے، جب وہ اس سے حلالہ کا ارادہ رکھے تو وہ ملعون ہے"

اس بنا پر آپ کے لیے اس عورت سے پہلے خاوند کے لیے حلال کرنے کی نیت سے نکاح کرنا جائز نہیں، اور ایسا کرنا کبیرہ گناہ ہوگا، اور یہ نکاح صحیح نہیں بلکہ زنا ہے، اللہ اس سے محفوظ رکھے

والله اعلم